بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم - بدھ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۱۷ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۱۷ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۷

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۶ احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● لاہور - مکرم مرزا شمیم احمد صاحب ابن محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب دل کے حملہ کے بعد بلڈ انفیکشن اور تیز بخار کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور گھبراہٹ بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

● کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ناصر احمد صاحب قریشی ڈویژنل انجنیئر محکمہ ٹیلیفون کی بچی امۃ المصور شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

کالجوں اور سکولوں کی تعطیلات شروع ہوجانے کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ماہِ اگست میں منعقد ہوگی۔ کلاس انشاء اللہ یکم اگست سے شروع ہوجائیگی۔

امراءِ کرام اور مربیان سلسلہ احمدیہ جملہ جماعتوں کے نمائندوں کو یکم اگست سے پہلے پہلے مرکزِ سلسلہ میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ابو العطاء
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دُعا پر ہے

دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چُبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہوگیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کُہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو بُلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی ورنہ نہیں۔ وہ تھانیدار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ مَیں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی۔ گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب مَیں گھر پہنچا تو ورم کا نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ پھر مَیں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت کو سخت درد شروع ہوگیا۔ مَیں نے لوگوں سے ذکر کیا تو اکثر نے صلاح دی کہ اس کو نکلوا دینا بہتر ہے۔ مَیں نے نکلوانا پسند نہ کیا اور دعا کی طرف رجوع کیا تو الہام ہوا وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْ۔ اس کے ساتھ ہی مرض کو بالکل آرام ہو گیا۔ اس بات کو قریباً پندرہ سال ہوگئے ہیں۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے ایمان کے موافق اسباب سے نفرت ہو جاتی ہے۔ جس قدر ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر اسباب سے نفرت ہوتی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱، ۵۲)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ۱۲ جون بروز جمعہ لاہور سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے معائنہ کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ کی رائے میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف پر دماغی دھچکہ کا اثر بہت شدید ہے اس لئے آپ نے کم سے کم چھ ہفتہ تک مکمل آرام کی ہدایت کی ہے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کی ہے کہ ملاقاتیں بالکل بند کر دی جائیں اور دماغی اور جسمانی مکمل آرام کیا جائے نیز تحریری کام یا پڑھنے تک کی ممانعت کر دی ہے۔ چھ ہفتے گزرنے کے بعد دوبارہ معائنہ کر کے مزید ہدایات دیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفاءِ کامل عطا فرمائے اور حادثہ کے ہر قسم کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۴۹ھش

نسلی امتیاز اور اسلام

مادہ پرست معاشرہ میں نسلی امتیاز کے پنپنے کی بڑی گنجائش ہے۔ جس طرح حیوانوں میں مادی صورت۔ قوئی اور بناوٹ کی بناء پر مختلف نسلوں کا امتیاز کیا جاتا ہے اسی طرح انسانوں کے درمیان بھی نسل کا امتیاز روا رکھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف جغرافیائی عوامل اور آب و ہوا کی وجہ سے انسانوں میں بھی نسلی حالات ضرور مختلف ہوتے ہیں تاہم جہاں تک حیوانوں میں بھی اور انسانوں میں بھی حقوق و فرائض کا تعلق ہے ایسا امتیاز داخل ہو کر خاص کر انسانوں میں بہت بڑے فتنہ کا باعث بن جاتا ہے۔ حالانکہ باوجود ظاہری نسلی اختلافات کے تمام انسان انسانیت میں برابر ہوتے ہیں چنانچہ اسلام کے نزدیک قبائلی امتیازات محض ایک دوسرے کی شناخت کے لئے ہیں اس کا انسانی حقوق و فرائض پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے۔

اسلام نے صاف صاف لفظوں میں بتلا دیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کی نسل سے ہیں اور ان میں جو ماحول کے عارضی عوامل کی وجہ سے اختلافات نظر آتے ہیں ان کی وجہ سے کسی نسل کو دوسری نسل پر کوئی فوقیت نہیں۔ بلکہ امتیاز اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے اصول کے مطابق ہے۔ اسلام میں انسانوں میں صرف ان کے نیک اعمال ہی کو وجہ امتیاز تسلیم کیا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ اور خواہ کوئی بھی بات ہو جو ایک قوم کو دوسری قوم یا ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلہ سے الگ کرتی ہو انسانوں کے حقوقِ انسانیت میں کوئی فرق نہیں ڈالتی۔

سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس قرآنی اصول کے مطابق حجۃ الوداع میں فرمایا ہے کہ کالے کو گورے اور زرد رو کو سرخرو۔ عجمی کو عربی اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیّت نہیں ہے۔

اسلام نے تو آج سے تیرہ چودہ صدیاں پہلے اس حقیقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی تھی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں اب بھی اصولاً نسلی امتیاز نہیں کیا جاتا مگر اس صداقت کو آج یو۔ این۔ او نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں اس نے ایک تحقیقی کمیشن مقرر کیا تھا جس نے تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام انسان خواہ گورے ہوں یا کالے ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اس وقت بڑی بڑی اقوام مادہ پرستی کی وجہ سے عملاً اس کو تسلیم نہیں کر رہیں۔ چنانچہ یورپ کے گورے افریقہ، امریکہ اور دیگر جگہوں میں ابھی تک گورے کالے کے امتیاز ہی کے دام میں گرفتار ہیں حالانکہ افریقہ کے کالے انسانوں نے فنون و علوم کی دنیا میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ کیا دماغی لحاظ سے کیا فنّی صلاحیتوں کے لحاظ سے وہ کسی طرح گوروں سے کم نہیں ہیں۔

(باقی)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

توبہ کی اہمیت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ، قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عَلَامَۃُ التَّوْبَۃِ؟ قَالَ النَّدَامَۃُ۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچّی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالےٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ توبہ کی علامت کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

ولادت

میری پھوپھی جان منصورہ پروین صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے ۱۹ جون کو دوسری بچّی عطا فرمائی ہے جو مکرم سعید بخش صاحب آف بیروت کی بچّی اور محترم بابو سلامت علی صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی اور صالح زندگی دے اور اسے ہر لحاظ سے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(زاہد خورشید۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

ضبطِ غم

ہے تعجّب کہ لوگ رو رو کر
داستانِ الم سُناتے ہیں
مَیں سمجھتا ہوں شدّتِ غم سے
اشک آنکھوں میں سُوکھ جاتے ہیں

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

ماریشس میں تین پاکستانی جنگی جہازوں کا خیرسگالی کا دورہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے ریئر ایڈمرل ایم شریف ستارہ خدمت کو قرآن کریم انگریزی کے تحفہ کی پیشکش

پاکستان نیوی کے نوجوانوں کے اعزاز میں ایک شاندار عشائیہ

(از مکرم محمد اسلم صاحب قریشی شاہد ۔ مبلغ ماریشس)

۲۹ اپریل سے ۲ مئی تک کے ایام اہل ماریشس بالخصوص مسلمانوں کے لئے بڑے ہی پُر مسرت اور مصروف ایام تھے اور وہ اس لئے کہ ان دنوں تین عظیم پاکستانی جنگی جہازوں (بابر، عالمگیر اور ڈھاکہ) کا بحری بیڑا ماریشس میں خیرسگالی دورہ پر آیا ہوا تھا۔ یہ بیڑا بحرِ ہند کے متعدد جزائر مالدیپ، مڈغاسکر، ری یونین کا کامیاب دَورہ کرنے کے بعد یہاں پہنچا تھا۔ ان جہازوں کی آمد سے دو ہفتہ قبل ہی مقامی پریس میں خبریں شائع ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ اور ہم نے اُسی وقت سے اپنے وطن عزیز کے محافظوں کا شاندار خیر مقدم کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ حکومت کی طرف سے ایک استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل دی گئی تھی جس کے پریذیڈنٹ جناب وزیراعظم صاحب ماریشس تھے۔ اس کمیٹی کی طرف سے مختلف مقامی انجمنوں اور سوسائٹیوں کے سپرد معیّن تعداد میں جہازوں کے مہمانوں کی مہمان نوازی کر دی گئی۔ جماعت احمدیہ کو بھی ایک معقول تعداد مہمانوں کی استقبال کے لئے سپرد کر دی گئی۔

جہازوں کی آمد

۲۹ اپریل کو صبح آٹھ بجے دو پہر کو جہازوں کا یہ بیڑا گیارہ سو چاک و چوبند سپاہیوں کو لے کر سرسبز اور دلکش پہاڑوں کے دامن میں پھیلی ہوئی پورٹ لوئس کی خوبصورت بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا۔ خاکسار، پریذیڈنٹ اور سیکرٹری جماعت احمدیہ ماریشس کے ہمراہ استقبال کے لئے پہنچ گیا۔ جب ہم پہنچے تو بابر جہاز پر (جو سب سے پہلے پلیٹ فارم پر آکر لگا اور اس بیڑے کے ایڈمرل بھی اسی جہاز پر تھے) فوجی بینڈ پاکستانی ترانے بجا رہا تھا اور نیوی کے نوجوان اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد تھے۔ کچھ دیر بعد ہم جہاز کے اندر داخل ہوئے۔ کپتان سے ملاقات اور تعارف ہوا۔ بہت سے دوسرے افسران سے تعارف اور ملاقات ہوئی۔ ہم نے جب اپنے آنے کا مقصد بتایا تو ہمیں افیسرز میس میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں ہمیں کئی ایک احمدی دوستوں سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ ان میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے بیٹے مبشر احمد صاحب بھی تھے۔

ایڈمرل کے سٹاف سے بات چیت کے بعد یکم مئی کو چالیس نوجوانوں کی ایک جماعت کا پروگرام بنانے کا کام ہمارے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ اسی روز جب تینوں جہازوں پر استقبالیہ دعوتوں اور پروگراموں کا لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا تو جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی استقبالیہ دعوت اور تقریب کا بھی اعلان ہوا۔ خدا کے فضل سے تینوں جہازوں پر بہت سے احمدی دوست بھی تھے۔

زائرین کی مشن ہاؤس میں آمد

پہلے ہی روز تقریباً تمام احمدی دوست بصد ذوق و شوق ماریشس میں اپنا مرکز دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور انہیں یہاں پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ جس سے پوچھا خواہ وہ ہندو تھا یا عیسائی یا ہمارے غیر از جماعت بھائی سب نے بڑی محبت سے ان کی ہمارے مرکز کی طرف راہنمائی کی۔ کچھ دوستوں کو میں اپنے ہمراہ پہلے روز ہی لے آیا تھا۔ احمدی دوستوں کے ہمراہ اور الگ طور پر بھی کئی دوسرے دوست سیر کرتے ہوئے مشن ہاؤس آتے رہے اور جماعت کی عملی جدوجہد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور لٹریچر بھی حاصل کیا۔ بالخصوص احمدی دوست عظیم الشان مسجد، کالج کی عمارت اور مشن ہاؤس کی تین منزلہ شاندار عمارت دیکھ کر بہت ہی خوش ہوتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے تھے اور اپنے ایمانوں میں تازگی محسوس کرتے تھے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کا نام، پیغام اور جماعت دنیا کے کناروں تک پھیل چکے ہیں۔

استقبالیہ تقریب

یکم مئی کو حسب پروگرام صبح نو بجے خاکسار جماعت کے متعدد دوستوں کے ہمراہ ایک کار اور ایک بس لے کر بندرگاہ پر اپنے مہمانوں کو لینے پہنچ گیا۔

ہم جہازوں سے اپنے مقررہ مہمان لے کر (جن میں ۵-۶ دوست احمدی تھے اور باقی تقریباً سب پنجاب کے رہنے والے ہمارے غیر از جماعت معزز بھائی تھے) روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے ہم ماریشس کے سب سے بڑے اور دنیا کے تیسرے بڑے بوٹینیکل گارڈن "پامپلے موسس" (PAMPLE MOUSSES) پہنچے۔ یہ باغ اپنے انواع و اقسام کے پودوں اور دو دو گز چوڑے پتوں والے کنول کے پھولوں (water lilies) کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ ملک کی سب بڑی بڑی تقریبات یہیں ہوتی ہیں۔ یہ باغ دیکھ کر پاکستانی نوجوان بہت خوش ہوئے۔ یہاں سے انہیں دو تین خوبصورت سواحلِ سمندر "سول شوازی" "گراں بے" اور "پیپے غیبر" دکھانے کے لئے لے گئے۔ "گراں بے" میں کشتی رانی اور واٹر سکینگ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ یہ بڑی خوبصورت خلیج ہے۔ مہمانوں کو گراں بے میں ساحلِ سمندر پر واقع ایک دوست کے خوبصورت بنگلے کے لان میں کھانا کھلایا گیا جو ہم روزہل سے پکا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس جگہ میں نے جماعت کی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا۔ ہمارے دوستوں کے خلوص، انتظام، اہتمام اور جذبۂ مہمان نوازی سے ہمارے سب فوجی مہمان بہت خوش اور متاثر تھے۔ چنانچہ کھانے کے بعد ہم واپس روزہل پہنچے۔ اتفاقاً اس روز پبلک تعطیل ہونے کی وجہ سے مسجد احمدیہ دارالسلام کھچا کھچ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ احمدی دوست اتنا بڑا مجمع دیکھ اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے معمور ہو گئے۔ جماعت کی وسعت ان کے اندازہ سے کہیں بڑھ کر تھی۔ غیر از جماعت دوستوں کی سہولت کے مدنظر اپنی ہمسایہ سُنی مسجد میں ان کے لئے نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا جہاں انہوں نے نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے حضور کے دورۂ مغربی افریقہ کی تازہ اطلاعات پہنچانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ ولولہ انگیز تقریر پڑھ کر سنائی جو حضور نے امسال مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس میں فرمائی تھی۔ یہ ایسی معرکۃ الآراء تقریر تھی جس نے احباب کے اندر نیا حوصلہ، زندگی کی نئی روح اور ایمانوں کو تازگی اور تابندگی بخشی۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا کہ خدا نے ہمارے اندر ناکامی کا خمیر ہی نہیں رکھا۔ ہم زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ مسٹر ناصر احمد سوکیہ کی درخواست پر لفٹیننٹ بشیر الدین اور سب لفٹیننٹ مبشر احمد نے احباب جماعت کو دو تین منٹ کے لئے خطاب کیا اور اپنی خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور احباب کے حسنِ سلوک کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ مہمانوں کا قافلہ پھر اپنے بقیہ تفریحی اور تاریخی سفر پر روانہ ہوا۔ اس دَورہ میں ان کو ماریشس کے سب سے خوبصورت اور سطحِ مرتفع پر واقع مقام کیوپپ (Curepipe) میں ایک آتش فشاں پہاڑ کی سیر کرائی گئی جو شاید ماریشس کے سمندر سے نمودار ہونے کے وقت سے مُردہ ہے اور اب ایک عمدہ سیرگاہ کا کام دیتا ہے۔ جہاں سے سارا جزیرہ اپنی دلفریبی کے ساتھ آنکھوں کے سامنے پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کے بعد انہیں ماریشس کی متروک بندرگاہ جہاں پچھلی صدی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی لڑائیاں ہوتی رہیں دکھائی گئی۔ اس جگہ کا نام ماہے برگ (Mahebourg) ہے۔ شام کو چھ بجے ہمارے مہمان واپس روزہل پہنچے۔

پاکستان ہائی کمیشن کی استقبالیہ دعوت میں شرکت

پاکستان ہائی کمیشن کی طرف سے جہازوں کے ایڈمرل جناب ایم شریف ستارۂ خدمت اور دیگر افسران کے اعزاز میں دعوت دی گئی

تھی۔ یہاں خاکسار کو جناب ایڈمرل صاحب اور جہازوں کے کپتانوں اور دیگر آفیسرز سے ملنے، تعارف حاصل کرنے اور اپنا اور جماعت کا تعارف کرانے کا موقعہ ملا۔ ایڈمرل صاحب موصوف سے جب خاکسار نے اگلے روز جہاز پر قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور دیگر تحائف پیش کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے بخوشی اس پیشکش کو قبول کیا اور کہا کہ آپ کا اردو ترجمہ تو میں پڑھ چکا ہوں لیکن انگریزی ترجمہ دیکھنے کا موقعہ ابھی تک نہیں ملا سو میں بخوشی اس تحفہ کو قبول کروں گا اور فائدہ اٹھاؤنگا چنانچہ ۲ رمئی آٹھ بجے صبح انہوں نے وقت دیا۔ اس تقریب میں مارشس کے وزیر اعظم، دیگر وزراء اور متعدد ممالک کے سفیروں سے بھی ملاقات ہوئی۔

جناب ایڈمرل سے ملاقات

اگلے روز حسب پروگرام خاکسار یار جہاز پر جناب ایڈمرل سے ملاقات کے لئے پہنچ گیا۔ میرے ہمراہ سیکرٹری جماعت بھی تھے۔ موصوف کے فلیگ لفٹیننٹ ہمیں ان کے کیبن میں لے گئے۔ موصوف بڑے تپاک اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ دس پندرہ منٹ مختلف امور پر بات چیت ہوتی رہی۔ جماعت کے متعلق انہوں نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار فرمایا اور کہا کہ آپ لوگ واقعی بہت کام کر رہے ہیں۔ موصوف بفضلہ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ جہازوں پر نمازوں کے اوقات میں اذانوں کی دلکش صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

کھانے کے لئے ہمارے ٹی۔ آئی احمدیہ کالج کے ہال میں بڑا عمدہ انتظام تھا۔ مارشس کا روایتی کھانا بریانی تیار کیا گیا تھا۔

تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے پاکستان اور مارشس کے جسمانی اور روحانی رشتوں پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ مارشس کی احمدیہ جماعت ہمیشہ پاکستان کی ممنون رہے گی کہ ان کے ملک سے مارشس کے لئے روحانیت کا چاند طلوع ہوا جس کی پُرنور شعاعوں سے وہ اپنے آپ کو شادکام کرتے ہوئے اسلام کی خدمت اور تبلیغ کو اپنا نصب العین قرار دے چکے ہیں۔ خاکسار نے فوجی بھائیوں کو اپنے ایڈمرل کے نیک نمونہ پر چلنے اور اسے اپنانے کی بھی اپیل کی۔

بعدہٗ محترم ید اللہ بھنو صاحب نے تقریر کرتے ہوئے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے خدائی وعدہ کے پورا ہونے کو پیش فرمایا اور بڑے مؤثر پیرائے میں احمدیت کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلاب پر روشنی ڈالی جس نے احمدیوں کو ایک نئی زندگی عطا کی ہے، اور بھائی بھائی بنا کر آپس میں ایک دوسرے سے اور کُل انسانیت سے پیار کرنا سکھایا ہے۔

اس کے بعد چند منٹ کیلئے مہمانوں کی جانب سے جناب لفٹیننٹ بشیر الدین صاحب نے خاکسار کی تقریر کے جواب میں شکریہ ادا کیا اور جماعت کی مہمان نوازی کا بھی تہِ دل سے شکریہ ادا فرمایا۔ بعدہٗ رات نو بجے معزز مہمانوں کو بذریعہ بس واپس پورٹ لوئس بار جہاز پر پہنچایا گیا اور یوں یہ استقبالیہ پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ہال کو مختلف قطعات سے سجایا گیا تھا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی سٹیج کے اوپر لگے ہوئے اس قطعے پر نظر پڑتی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" مہمانوں کو رخصت ہونے سے پہلے سلسلہ کا لٹریچر بھی تحفۃً دیا گیا جسے سب نے پڑھنے کے وعدہ پر قبول کیا۔

خاکسار نے موصوف کو مارشس میں جماعت احمدیہ کے کاموں، اسلامی خدمات اور وسعت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ گفتگو کے اختتام پر خاکسار نے موصوف کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام اور حقوق انسانی (ہر دو انگریزی زبان میں) پیش کیں۔ اسی طرح مارشس کا ایک Souvenir بھی تحفۃً پیش کیا جو ایک چھوٹے سے چوبی میز پر مشتمل تھا جو مارشس کے نقشے کا بنا ہوا تھا۔ اس نازک اور نفیس تحفہ سے بھی ایڈمرل ایم بشریف ستارۂ خدمت بہت محظوظ ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔ اور یوں اس تقریب کے کامیاب اختتام پر ہم واپس لوٹے۔

اہل مارشس بالخصوص مسلمانوں اور بالخصوص جماعت احمدیہ کی طرف سے جس چاہت اور اخوت سے پاکستانی بھائیوں کا خیر مقدم کیا گیا امید ہے کہ دیر تک اس کی یاد ان کے سینوں میں محفوظ رہے گی۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

سفر مغربی افریقہ سے واپسی کے بعد
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا
احمدی مستورات سے پہلا خطاب

ربوہ۔ ۱۳ رجون۔ آج صبح آٹھ بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّ ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مکان پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر مغربی افریقہ سے واپسی پر ربوہ کی مستورات سے پہلا خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے اس سفر کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔ اس اجتماع میں ربوہ کی خواتین کثرت کیساتھ شامل ہوئیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں نے دو ماہ تک مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کا جو دورہ کیا ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں پر مائیں اپنے بچوں کی بہت اچھی طرح تربیت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا وہ اجتماعوں کے مواقع پر شور نہیں کرتے بلکہ غور سے تقاریر کو سنتے ہیں۔

کپڑے صاف ستھرے، نہانے کا التزام، اپنے گھروں کے آگے صفائی وغیرہ کا وہ لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ وہاں کی عورتوں کا تجارت کی طرف بھی دماغ بہت چلتا ہے چنانچہ بہت سی عورتیں کامیابی کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرتی ہیں۔ اس وقت تک وہاں کی دو مخیر احمدی عورتیں لاکھوں روپیہ اپنی جیب سے خرچ کر کے دو شاندار مساجد تعمیر کروا چکی ہیں جبکہ وہاں کے مردوں میں ایسی مثال نہیں ملی۔ وہ دین کی خاطر مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں۔

مردوں سے زیادہ شوق کے ساتھ جلسوں میں شامل ہوتی رہیں اور شور کرنے اور باتیں کرنے کی بجائے خاموشی اور دلجمعی سے تقاریر سنتی رہیں۔ میں نے کسی جگہ بھی انہیں آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔

حضور نے فرمایا خلیفہ وقت سے ملاقات کا انہیں پہلی مرتبہ موقع ملا تھا۔ ان کی یہ خوشی ناقابل بیان تھی۔ ان کی خوشی و مسرت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوتی تھی۔ ان میں احمدیت کی بدولت ایک عظیم روحانی انقلاب آچکا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم چل کر نہیں بلکہ دوڑ کر ان کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ وہ لوگ پیار اور محبت کے بھوکے ہیں اور حقیقی پیار اور محبت سوائے اسلام اور احمدیت کے اور کہیں سے انہیں نہیں مل سکتا۔

حضور نے بتایا کہ ان کی خدمت کے لئے میں نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا ہے۔ جس سے ان ممالک میں نئے سکول اور طبی مراکز قائم کئے جائیں گے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اے احمدی ماؤں! تم کوشش کرو اور ایسے رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کرو کہ وہ بڑے ہو کر اسلام اور احمدیت کے سچے خدمت گزار ثابت ہوں۔ اور لوگوں کو حق کی طرف کھینچنے والے ہوں آمین۔

حضور کا یہ ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ جاری رہا۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

مجھے چند یوم سے اختلاج قلب کے باعث شدید گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے۔ نیز اعصابی تکلیف بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نوابشاہ)

شادی بیاہ کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں بھی کچھ رقم ادا کیجیے اللہ تعالےٰ بابرکت کریگا۔ انشاء اللہ (ناظر بیت المال آمد)

محترم مرزا اعظم بیگ صاحب مرحوم آف کلانور

از مکرم رفیق احمد صاحب اختر فرانکفورٹ، مغربی جرمنی

محترم بزرگوار مرزا اعظم بیگ صاحب مرحوم و مغفور میں ایک انسان، اپنے عزیزوں کے لئے محبت اور محسن بزرگ اور اسلام کا شیدائی ہونے کی حیثیت میں بہت سی قابل اور ناقابل فراموش خوبیاں تھیں۔ آپکا تعلق کلانور کے مشہور برلاس خاندان سے تھا۔ جس کا شمار روساءِ پنجاب میں ہوتا تھا اور جس میں حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب، محترم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور محترم مرزا رسول بیگ صاحب جیسے بزرگ پیدا ہوئے۔ مرزا رسول بیگ صاحب آپ کے والد ماجد تھے۔ بچپن میں اپنے خاندان کی شان و شوکت کا دور دیکھا۔ لیکن جوانی سے وفات تک آپ کی زندگی مفلسی میں گذری۔ بڑی بڑی مشکلات اور تکلیفوں کے وقت دیکھے لیکن شکر گذاری اور قناعت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ہر کھانے سے پہلے ایک نوالہ لیکر باریک باریک ٹکڑے کرتے اور باہر جا کر چھت پر پھینک آتے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر فرماتے "یا خدایا تیرا شکر اور احسان ہے" بڑے بارُعب اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ فراخ چہرہ خوبصورت آنکھیں۔ جن کی رنگت ہلکی آسمانی اور سبزی مائل تھی۔ ہمیشہ نیچی آنکھیں کرکے چلتے۔ گفتگو کرتے وقت بھی نظر اکثر وقت جھکی رہتی تھی لیکن جب کبھی کسی نکتہ کو واضح کرتے ہوئے لمحہ بھر کے لئے نظر اوپر اٹھاتے تو یوں لگتا جیسے بجلی کوند گئی ہے۔ ان میں بلا جادو تھا کردار میں مضبوطی اور پاکیزگی اور اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زبردست ایمان تھا۔ نہایت متواضع جسامت چہرے سے رعب ٹپکتا لیکن طبیعت میں اتنی ہی نرمی، ملائمت اور انکساری تھی آپ کی گفتگو زیادہ تر "قرآن پاک اور دنیاوی علوم" کے موضوع پر ہوتی۔ زراعت اور اس کے سائنسی پہلوؤں سے آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ گو آپ نے کالج کی تعلیم حاصل تو نہ کی تھی۔ لیکن بلا کی ذہانت پائی تھی اور مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اس لئے دنیاوی علوم میں بھی بہت ملکہ رکھتے تھے۔ مختلف رسالوں اور کتابوں سے سائنس کے مضامین پڑھتے اور پھر فرماتے اس اصول یا ایجاد کو تو قرآن شریف نے سینکڑوں سال پہلے پیش کر دیا تھا۔ چنانچہ سیم اور تھور کے انسداد کے جو طریقے جدید ریسرچ کے بعد معلوم ہوتے ہیں (جن میں گہری کھائی کھود کر اسے زمین میں پانی کے رستے کے لئے رکاوٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) انہیں لفظ بلفظ قرآن مجید میں سے دکھاتے پھر فرماتے کہ بیجوں کی حفاظت [illegible] کی نسبت تو کہیں زیادہ بہتر ان طریقوں سے ہو سکتی ہے جن کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے یعنی دانوں کو ان کے قدرتی غلافوں میں رہنے دیا جائے جس کا ثبوت یہ ہے کہ پرانی تہذیبوں کی کھدائی میں جب ہزاروں سال سے دبے ہوئے بیج ملے تو ان کے دانوں کو اگانے سے پودے اُگ آئے۔ اس موضوع پر ان کے متعدد مضامین الفضل میں بھی شائع ہو چکے ہیں اور بے شمار مسائل پر جن کا حیاتیات، نفسیات، معاشیات یا کسی اور علم سے تعلق ہوتا مضامین لکھتے اور اہل علم سے ان پر بحث کرتے اور اس طرح سے قرآن شریف کو تمام جدید علوم کا سرچشمہ ثابت کرنے سے کبھی نہ تھکتے تھے آواز بہت اچھی پائی تھی جب بھی ان کی امامت میں نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ ان کی تلاوت سن کر بہت لطف آتا اور دل کرتا کہ وہ کوئی لمبی سورت پڑھیں۔ کلام محمود درثمین نیز کئی فارسی کے شعراء کی کتابوں سے بیسیوں اشعار یاد تھے جنہیں موقع محل کے مطابق خوش الحانی سے پڑھ کر سناتے، خصوصاً وہ اشعار جن میں اسلام کی عظمت اور فتح کا ذکر ہوتا لیکن کبھی کبھی کوئی ایسا شعر بھی بے ساختہ سُنا جاتے۔ جس سے معلوم ہوتا کہ ان کے دل میں کوئی چھپا ہوا درد بھی ہے۔ ایکبار یہ شعر سنایا ؎

بُلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

دنیا کی چمک دمک یا کسی کے بڑے سے بڑے عہدے سے ذرا بھر بھی مرعوب ہونے کا ان کے خمیر میں مادہ نہ تھا۔ ایک بار جماعت کی سندھ میں زمینوں کے مینیجر رہے اس سلسلہ میں کئی اعلیٰ افسران کو ملنا پڑتا۔ بے دھڑک ان کے پاس پہنچ جاتے ادب کو ملحوظ رکھتے، نیز معاملات سلجھانے اور کام کروانے کے اسلوب سے بہت واقف تھے لیکن حق بات کے خلاف گورنر تک سے بھی دبنا انہیں آتا نہ تھا اور انہیں اوصاف کی بناء پر کامیاب رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مرزا اعظم بیگ کو اگر کہا جائے کہ آسمان سے ستارہ اتار لاؤ تو اس کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ بزرگوں اور دین کے لئے قربانی کرنے والوں کا ادب اور احترام ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ حضرت سید ناصر شاہ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) ان کے خسر تھے۔ ان سے بے انتہا محبت رکھتے تھے حضرت سید محمود شاہ صاحبؓ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؓ اور دیگر بزرگان کا اکثر بڑی چاہت سے ذکر فرمایا کرتے اپنے چچا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے غیر مبائعین میں شامل ہو جانے کا عمر بھر بہت رنج رہا۔ تقسیم کے بعد قادیان سے ہجرت کرتے وقت اپنے دوسرے اور ہر دلعزیز بیٹے مرزا اقبال احمد کو درویشی کے منصب کے لئے پیش کر دیا اور آخر دم تک انہیں اپنے عہد پر قائم رہنے اور اسے کما حقہٗ نبھانے کی تلقین کرتے رہے مہمان نوازی انکا طرۂ امتیاز تھا سخت تنگی کے دنوں میں بھی جو کوئی ان سے ملنے آ جاتا چائے پئے بغیر نہ جانے دیتے چھوٹے بچوں سے بہت محبت کرتے انہیں دینے کے لئے ہمیشہ ان کے پاس مٹھائی وغیرہ موجود ہوتی تھی۔ کمزوریوں پر درگذر کرتے اور اپنی اچھائیوں کا احساس نہ دلاتے رہتے تھے لباس بہت سادہ لیکن ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا۔ سفید پگڑی، قمیص جس کے بازو کہنیوں سے ذرا نیچے تک چڑھے ہوتے اور سفید شلوار ان کا پسندیدہ لباس تھا دعاؤں میں غیر معمولی شغف تھا۔ بلاناغہ صبح تہجد کے لئے اُٹھتے تھے۔ بڑے انہماک عاجزی اور خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ جلسہ سالانہ کی آخری دعا میں اتنا روئے کہ دعا کے ختم ہونے کے بعد بھی آنکھوں پر رومال رکھے دیر تک بیٹھے رہے لوگ جا چکے، جلسہ گاہ تقریباً خالی ہو گیا تو خاموشی سے اٹھے اور اپنے مخصوص انداز میں نظریں جھکائے آہستہ آہستہ باہر چل دئے آخری دنوں میں حیدرآباد میں مقیم تھے۔ گذشتہ نومبر میں خاکسار پاکستان گیا تو اپنی بہو (میری ہمشیرہ) اور اُسکے بچوں کو لیکر ربوہ آ گئے فروری کے آخر میں خاکسار کی شادی تھی اس وقت تک وہیں مقیم رہے۔ عید الاضحیہ سے چند روز قبل حیدرآباد واپس گئے۔ جاتے ہی دل کا حملہ ہوا۔ چار روز صاحب فراش رہے۔ نہایت دلیری سے اجل کا مقابلہ کرتے رہے اور پانچویں روز فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد خاموشی سے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بزرگان و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں، نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین!

وقف جدید کی ششماہی گذرنے کو ہے۔ کیا آپنے اپنا وعدہ پورا کر دیا؟

دوست جانتے ہیں کہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اب جب کہ جون کا مہینہ بھی نصف سے زائد گذر چکا ہے۔ ہمارے عہدیداران وقف جدید کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو کہاں تک نبھایا ہے۔

گو بعض جماعتیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنا بجٹ اور وعدہ جات نہ صرف پورا کر چکی ہیں بلکہ اس میں اضافہ بھی کر چکی ہیں مگر ابھی کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے۔ جن کے وعدے نصف سے بھی کم پورے ہوئے ہیں۔

پس سیکرٹریان مال اور وقف جدید فوری طور پر توجہ فرما کر ممنون فرمائیں

ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فہرست واقفات عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک وقف عارضی کے دوسرے پنجسالہ دور میں جو کہ مئی ۱۹۶۹ء سے جاری ہے جن بہنوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ عورتوں کا وقف اپنے ہی شہر محلہ اور گاؤں میں بچوں اور مستورات کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے ہوتا ہے۔ مستورات کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور امام وقت کی دعاؤں کو حاصل کریں۔

دور ثانی میں شامل ہونے والی ۴۸۳ خواتین کے اسماء پہلے شائع ہو چکے ہیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

۴۸۴۔ محترمہ بشریٰ راحت صاحبہ بنت مولوی عبدالواحد صاحب معلم اصلاح و ارشاد ڈیرہ غازیخاں

۴۸۵۔ محترمہ جمالی بی بی صاحبہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

۴۸۶۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ " " " " "

۴۸۷۔ مکرم غلام حسین صاحب " " " " "

۴۸۸۔ " عبداللطیف صاحب " " " " "

۴۸۹۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب مستوری سمہ سٹہ ضلع بہاولپور۔

۴۹۰۔ " بشریٰ پروین صاحبہ بنت شیخ عبدالصمد صاحب ضلع لائلپور

۴۹۱۔ " سیدہ غلام فاطمہ صاحبہ ۔ ضلع لائلپور

۴۹۲۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالواحد صاحب ۔ ضلع لائلپور

۴۹۳۔ " امۃ الرشید صاحبہ ڈرکٹ نواب شاہ

۴۹۴۔ " سلیم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب ۔ رحمان آباد ۔ نوابشاہ

۴۹۵۔ " زبیدہ شاہین صاحبہ بنت خدا بخش صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں

۴۹۶۔ " نعیمہ صادقہ بنت ماسٹر قادر بخش صاحب "

۴۹۷۔ " نواب بی بی صاحبہ اہلیہ امام حسین صاحب رحمان آباد ۔ نوابشاہ

۴۹۸۔ " مبارکہ صاحبہ بہود ملک نجاح احمد صاحب سرگودھا

۴۹۹۔ " کریم بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد

۵۰۰۔ " حفیظہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ

۵۰۱۔ " عمراں بی بی صاحبہ معرفت مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی گجرات

۵۰۲۔ " برکت بی بی صاحبہ زوجہ مشتاق احمد خان صاحب " " "

۵۰۲۔ " صغراں بی بی صاحبہ چک نمبر ۹۹ ضلع لائلپور

۵۰۴۔ " عائشہ بی بی صاحبہ چک نمبر ۹۹ گ ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور

۵۰۶۔ " سرور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب بھول ضلع گجرات

۵۰۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم جمال اقبال صاحب ضلع لائلپور

۵۰۔ " محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم منشی بشیر احمد ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

۵۰۔ " سعیدہ ناز صاحبہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔

۵۰۔ " سرداراں بی بی صاحبہ " " "

۵۱۔ " مجیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد خان صاحب بڈھا گوڑیہ ۔ سیالکوٹ

۵۱۔ " سلیمہ تہذیبہ صاحبہ دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۲

۵۱۔ " سکینہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب ۹۶ گھسیٹ پور ضلع لائلپور

۵۱۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالرحیم صاحب " لائلپور

۵۱۔ " رسول بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد

۵۱۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مشتاق احمد خان صاحب احمدی ۔ ڈیرہ غازیخاں

۵۱۔ " اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں بہاولنگر

۵۱۔ " سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ مستری فضل دین صاحب سیالکوٹ۔

۵۱۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد حیات صاحب "

۵۱۔ " فضیلت بیگم صاحبہ دیونا ماجرا ۔ ضلع گجرات

۵۲۔ " رضیہ بیگم صاحبہ " "

(باقی)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

۱۔ "دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ثواب کا ایک اہم موقعہ ہے۔ انگریزی دان اور عربی دان دونوں قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں انٹرنس پاس یا اس سے اوپر یا گریجوایٹ انگریزی دان اور مولوی فاضل یا بعض ایسے جو مولوی فاضل کی ڈگری نہ رکھتے ہوں"

۲۔ "اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گنہگار ہے۔ اسلئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں۔ وہ پیش کریں"

۳۔ "اپنی اولاد کو وقف کیجئے"

"وقف زندگی ابراہیمی سنت ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل کو خدا کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ اپنی اولاد کو وقف کر کے سنت ابراہیمی کو زندہ کیجئے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی اولاد پر اسی طرح فضل نازل فرمائیگا جس طرح ابراہیم علیہ السلام پر"

۴۔ "جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

دارالضیافت میں موصول ہونیوالے صدقات کی فہرست

(از ۵/۱۰ تا ۳۱/۱۰)

۱۔	مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب پی اے ایف بدین ضلع حیدرآباد	صدقہ	۱۰۰/-
۲۔	" ملک عبدالرب صاحب ربوہ	"	۱۰/-
۳۔	مکرمہ بیگم محمود نوز صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۶۰/-
۴۔	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	"	۶۰/-
۵۔	مکرم خالد حسین صاحب کراچی	صدقہ	۲۰/-
۶۔	مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ	"	۵۰/-
۷۔	مکرمہ عبدالحمید صاحب چک ۲۲۶ ج ب	"	۲۵/-
۸۔	مکرمہ مجیدہ شاہنواز بیگم صاحبہ کراچی	"	۵۰/-
۹۔	مکرم عبدالرشید عابد صاحب دارالفضل ربوہ	صدقہ بکرا	۴/-
۱۰۔	" ملک احمد خان صاحب ڈرائیور ربوہ		۲/-

عطیہ برائے دارالضیافت

مکرم شیخ شبیر احمد صاحب سکھری کوئٹہ

جزاھم اللہ احسن الجزاء (افسر دارالضیافت)

دعائے مغفرت

مکرم شیخ عبدالغفور صاحب ساکن گجرات مورخہ ۱۲/۶ بروز جمعہ دن کے ۱۱ بجے مختصر علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صحابی تھے بچپن میں اپنے دادا حضرت شیخ الٰہی بخش صاحبؓ کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور حاضر ہوئے۔ اس کے بعد قادیان میں ہی تعلیم حاصل کی۔ مرحوم کی عمر ۷۸ برس تھی۔ موصی تھے جنازہ گجرات سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مورخہ ۱۳/۶ کو مرحوم کا جنازہ پڑھایا اور آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ مرحوم گجرات کے رہنے والے تھے ان کا خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی جماعت میں شامل ہو گیا تھا۔ مرحوم بڑے خلیق۔ محنت کرنیوالے۔ مہمان نواز اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے، ہر حالت میں اللہ کی رضا کو مقدم اور اسی پر توکل رکھنے والے انسان تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (خاکسار کیپٹن محمد سعید۔ رحمت بازار ربوہ)

برطانیہ میں جمہوریت کا تصور

برطانوی جمہوریت کی بنیاد دو پارٹی سسٹم پر ہے جس میں اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے ہر مرد اور ہر عورت کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ اس انتخابی سسٹم کا تقاضا ہے کہ پارٹیاں تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا ساتھ دیں یا ختم ہو جائیں۔ لیبر پارٹی کی نشوونما (جو ۱۹۰۰ء میں شروع ہوئی) اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس انتخابی سسٹم میں کسی تیسری پارٹی کو ابھرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ اگرچہ اس کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کی جا سکتی۔ اصل میں موجودہ لیبر پارٹی عظیم لبرل پارٹی کو نیچا دکھا کر آگے آئی تھی ورنہ ایک وقت تھا کہ اس صدی کے شروع میں لبرل پارٹی کو واضح اکثریت حاصل رہتی تھی۔ اور اب ۶۳۵ کے ایوان میں محض (۱۳) نشستیں لبرل پارٹی کے پاس ہیں۔ کنزرویٹو پارٹی وہی پارٹی ہے جس کا پرانا نام ٹوری پارٹی تھا

دونوں بڑی پارٹیاں مسلسل اس بات کے لئے کوشاں رہتی ہیں کہ اپنے آپ کو نئے نئے حالات کے مطابق ڈھالتی رہیں۔

ظاہر ہے کہ ایک شخص کے لئے ضروری نہیں کہ وہ دوسرے کے خیالات سے پوری طرح متفق ہو اور ہر پارٹی کے ممبران میں آپس میں بھی اختلافات ہوتے ہیں اس لئے ہر پارٹی کے نظریات کے کچھ ایسے حدود مقرر ہوتے ہیں کہ فردی اختلافات کے باوجود ایک شخص واضح طور پر ایک یا دوسری پارٹی سے منسلک ہو سکے کیونکہ متعدد پارٹیوں کی گنجائش برطانوی انتخابی نظام میں نہیں ہے۔ اس دو پارٹی نظام میں (جس میں ایک پارٹی کو جیتنے کے لئے تقریباً نصف آبادی کی ووٹیں درکار ہوتی ہیں) ایک نتیجہ نہایت واضح ہو کر سامنے آتا ہے کہ دونوں ایک ہی سیاسی مرکز کی طرف جھکی رہتی ہیں۔ وہ اپنے اپنے نظریات اور فلسفۂ حیات پر قائم رہتی ہیں۔ لیکن حکومت میں پہنچکر دونوں کو اپنے اپنے نظریات کی سختی اور درشتگی کو کچھ اسی طرح نرم کرنا پڑتا ہے کہ ان کے فیصلوں کو تمام عوام آسانی سے قبول کر سکیں۔

برطانیہ میں تیسری پارٹی سے کیا برتاؤ ہوتا ہے۔ یہ جاننے کیلئے لبرل پارٹی کی مثال لیں اس پارٹی کو اگرچہ ووٹیں اس قدر زیادہ نہیں ملتیں۔ لیکن عوام کی نظروں میں اس پارٹی کا بڑا احترام ہے۔ اس پارٹی کو گزشتہ انتخابات میں لگ بھگ پچیس لاکھ ووٹ ملے تھے آنے والے انتخابات میں دونوں پارٹیوں کی کوشش ہوگی کہ ان پچیس لاکھ ووٹوں میں سے زیادہ سے زیادہ پر ہاتھ مارا جائے۔

سیدھی سادھی براہِ راست ووٹ نہ صرف ہار جیت کا فیصلہ کرتی ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں دراصل دو موثر پارٹیوں کا وجود ہے اور اگرچہ ایک پارٹی مرکز سے تھوڑا سا دائیں اور دوسری مرکز سے تھوڑا سا بائیں ہے لیکن مرکز سے زیادہ دور کوئی بھی نہیں برطانوی عوام کی اعتدال پسندی اور میانہ روی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

سابقہ انتخابات کے نتائج

ذیل میں دیئے گئے پچھلے انتخابات کے اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ برطانیہ میں دراصل دو ہی بااثر پارٹیاں ہیں۔

لیبر پارٹی	13,064,951
کنزرویٹو پارٹی	11,418,433
لبرل پارٹی ...	2,327,533
سکاٹش قوم پرست	128,000
کمیونسٹ	62,112
ویلش قوم پرست	61,071

نتیجہ یہ ہوا کہ لیبر پارٹی کو پارلیمنٹ میں سو نشستوں کی اکثریت حاصل ہو گئی جو اس اکثریت سے تین گنا زیادہ ہے جو حکومت بنانے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

برطانوی دارالعوام کے نقشے میں بھی دو پارٹی سسٹم کی جھلک نظر آتی ہے۔ دارالعوام مستطیل شکل کا ہے ایک طرف جیتنے والی جماعت بیٹھتی ہے۔ دوسری طرف ہارنے والی۔ لبرل جماعت کے ارکان حزب مخالف کے ساتھ بیٹھتے ہیں لیکن ووٹ آزادانہ استعمال کرتے ہیں موجودہ برطانوی پارلیمانی سسٹم کی کڑیاں آج سے سات سو سال پہلے کے شاہی نظام سے جا ملتی ہیں۔

حزب مخالف آج بھی "ملکہ کی وفادار حزب اختلاف" ہے بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ برطانوی حزب مخالف کو "منتظر حکومت" بھی کہا جا سکتا ہے۔

کنزرویٹو پارٹی سے لیبر پارٹی کے ہاتھ میں حکومت منتقل ہونے کا عمل (۱۳) تیرہ سال (۶۴-1951) میں پورا ہوا۔ لیکن ایسا بہت کم ہوا کہ کوئی حکومت مسلسل تین بار انتخابات جیت لے۔ برطانوی عوام چونکہ میانہ روی اور اعتدال پسندی کے قائل ہیں۔ اس لئے حزب مخالف کبھی انتہائی مخالفت نہیں کرتی۔

برطانوی پارلیمنٹ کا طریق کار کبھی کبھار بہت قدیم اور دقیانوسی نظر آتا ہے۔ مگر یہ حیرت ہے کس حد تک ٹھیک کام کر رہا ہے۔ آج بھی ہر بل قانون ملکہ کی منظوری کے بعد نافذ ہوتا ہے اس کے باوجود اس سسٹم میں ہر فرد کو آزادیٔ رائے اور آزادیٔ اظہار کا حق مکمل طور پر محفوظ ہے پارلیمنٹ میں پہنچنے کے بعد ہر ممبر خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو اپنے پورے حلقے کی نمائندگی کرتا ہے

ضرورت ڈرائیور

چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ ڈائریکٹر واپڈا کو اپنی ذاتی کار پر ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا کھانا پکانے والے حضرات کو ترجیح دی جائے گی احمدی دوست توجہ فرماویں۔ ڈیوٹی لاہور میں ہوگی رہنے کے لئے جگہ بھی دی جائے گی۔

میاں غلام محمد صاحب اختر
محلہ دارالصدر غربی ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

برائے فروخت

ربوہ میں باموقعہ قطعات برائے دوکان و مکان
خلیل احمد 226/B کراچی ف 13

واپڈا
ٹنڈر نوٹس

واپڈا کی بلند ہل کوائری نزد سرگودہا میں تقریباً اسی لاکھ ٹن کھودا ہوا خام کوائری میٹریل فروخت کے لئے دستیاب ہے میٹریل سول ورکس میں استعمال کے سلسلہ میں مختلف قسم کے چھوٹے بڑے اور مختلف قسم کے ٹکڑوں کی تہوں میں تبدیل کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ بلند ہل سائٹ سرگودہا۔ لائل پور سیکشن پر ط آباد ریلوے اسٹیشن کے ساتھ بذریعہ ریل ملا ہوا ہے اور سرگودہا۔ لائل پور روڈ کے گیارہ میل پر بذریعہ سڑک ملا ہوا ہے۔ درج بالا میٹریل کی فروخت کے لئے پیشکشیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند پارٹیاں اپنی پیشکشیں، درج ذیل معلومات کے ہمراہ زیر دستخطی کے پاس ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء تک روانہ کریں۔

(۱) خام مال کی جتنی مقدار وہ لینا چاہتے ہیں یعنی وہ پوری مقدار خریدنا چاہتے ہیں یا کچھ حصہ (۲) میٹریل کو کس وقت (مدت) اٹھانا چاہتے ہیں (۳) نرخ فی ٹن جو وہ واپڈا کو ادا کریں گے۔ (۴) ادائیگی کا طریق کار یعنی پوری مقدار کے لئے ادائیگی ایڈوانس ہوگی یا مرحلوں میں، اگر رقم مرحلوں میں دینا مقصود ہے تو اس کی تفصیل لکھیں۔ (۵) آیا میٹریل واپڈا کے علاقہ سے سادہ طریق پر اٹھایا جائے گا۔ یا اسی علاقہ میں میٹریل کو تبدیل کرنے کے لئے پلانٹ لگا کر۔ اگر کوائری ایریا میں پلانٹ نصب کرنا مقصود ہے تو اس سلسلہ میں واپڈا کی زمین اور متعلقہ چیزوں کے استعمال کی شرائط (۶) دیگر کوئی معلومات جو خواہشمند پارٹیاں دینا چاہیں درج کر سکتی ہیں۔ پارٹیوں کی دو لاکھ ٹن یا اس سے زائد کی پیشکشیں قابل ترجیح ہوں گی۔ ایسی پارٹی اگر منظور شدہ ہے تو اس کو ہر صورت میں مبلغ -/۵۰۰۰ روپے نقد جمع کرانا ہوں گے باقی رقم متفقہ شرائط کے مطابق ادا کرنا ہوگی۔ کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام پیشکشوں کو منظور یا مسترد یا تمام پیشکشوں کو سرے سے منسوخ کرنے کے حقوق محفوظ ہیں۔ میٹریل کو کسی بھی کام کے دن سائٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈائریکٹر اکرائنزیشن
واپڈا بلند ہل سرگودھا

INF(L)1385

سیرت کونسل کراچی کے زیرِ اہتمام

احمدیہ دار المطالعہ میں نمائش تراجم و تفاسیر القرآن کی افتتاحی تقریب

نمائش کا افتتاح محترم جناب میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب نے فرمایا

امسال سیرت کونسل کراچی کے زیرِ اہتمام احمدیہ دار المطالعہ بندر روڈ پر پندرہ روزہ نمائش تراجم و تفاسیر القرآن منعقد کی گئی۔ اس نمائش کا افتتاح محترم جناب میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب (ریٹائرڈ) نے فرمایا۔ نمائش کی افتتاحی تقریب ۶ر جون کو چھ بجے شام جائے نمائش کے سامنے تلاوت قرآنِ مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم قاری محمد یوسف الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے قرآنِ مجید کی شان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام "نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہٗ خاکسار نے مختلف سفارت خانوں کی طرف سے نمائش کے انعقاد پر مبارکباد اور اس کی کامیابی کے لئے جو پیغامات موصول ہوئے تھے وہ پڑھ کے سُنائے۔ ازاں بعد چوہدری احمد مختار صاحب چیئرمین سیرت کونسل نے افتتاحیہ پڑھا جس میں اس نمائش کی غرض و غایت اور خصوصیات کو بیان کیا اور بتایا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اِس لئے اس کے معانی و مطالب اپنے اندر بے پناہ وسعت رکھتے ہیں اور ان کا احاطہ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ اِس لحاظ سے قرآنِ مجید کی تفسیر میں اگرچہ بہت زیادہ اور غیر معمولی کام ہوا لیکن اس کے خزائن ختم نہیں ہوئے بلکہ قیامت تک ضروریات زمانہ کے لحاظ سے اس میں سے نت نئے معارف و حقائق نکلتے رہیں گے۔

اِس کے بعد مکرم میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب نے خطاب فرمایا اور اس قسم کی دینی نمائش کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ جماعتِ احمدیہ کو قرآن مجید سے شغف اور دلی محبت ہے اس کا مظاہرہ اِس نمائش سے واضح طور پر ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کو اگر غور سے پڑھا جائے تو اس میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ملتا ہے چنانچہ موجودہ زمانہ کے دفاع اور طریقِ جنگ کے متعلق اسلام نے جو راہنمائی فرمائی ہے وہ بڑی عظیم اور شاندار ہے اور کئی قومیں اسکی نقل کر رہی ہیں اور کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں اس لئے ہماری کامیابی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ ہم قرآن کریم پہ تدبر کریں اور اسکی بتلائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

اِس کے بعد جنرل صاحب نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح فرمایا اور تمام نمائش کو ملاحظہ فرمایا اور تراجم قرآنِ کریم کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے عظیم الشان کام کو سراہا۔ نمائش میں دنیا کی مختلف اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور عہدِ اولیٰ سے لیکر زمانہ حاضرہ تک مختلف مکاتیبِ فکر کی تفاسیرِ قرآنی اور حضرت عثمان بن عفانؓ کا وہ تاریخی نسخہ جس کی تلاوت کرتے ہوئے آپ شہید ہوئے تھے اور جس کا اصل نسخہ تاشقند میں ہے اسکی فوٹو کاپی بھی رکھی گئی تھی۔ اسی طرح متعدد نادر قلمی تفاسیر اور قرآنِ مجید کے نسخے رکھے گئے تھے ان تمام تبرکات اور قرآن مجید کے متعلق علمی ذخائر کو دیکھ کر دل پر عجیب کیفیت وارد ہوتی تھی۔ چنانچہ معزز مہمان نے اپنے انہی تاثرات کو یوں قلمبند فرمایا:۔

"مجھے یہ دیکھ کر ازحد مسرت ہوئی
کہ یہ ادارہ اس قدر عمدہ کام
سرانجام دے رہا ہے اللہ تعالیٰ
اور بھی ہمت اور کامیابی عطا فرمائے
آمین۔"

مکرم چیئرمین سیرت کونسل نے آپ کو تفسیر صغیر اور تفسیر سورہ فاتحہ بطور تحفہ پیش کی۔ اور مکرم جنرل صاحب نے اپنی تین تصنیفات لائبریری میں استفادۂ عام کے لئے مرحمت فرمائیں۔ نمائش کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں افراد باہر منتظر کھڑے تھے۔ چنانچہ جنرل صاحب کی روانگی کے بعد احباب نے جوق در جوق نمائش کو رات دس بجے تک دیکھا اور ہر طبقۂ خیال کے احباب نے اس نادر اور شاندار نمائش پر انتہائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

(محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

مجالسِ خدام الاحمدیہ کے لئے ایک اہم پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ مجالس میں ۱۹ر جون تا ۲۶ر جون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ تعلیم پوری کوشش سے منائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبصرہ:۔

کتابچہ "دینی معلومات" (نیا ایڈیشن)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت کتابچہ دینی معلومات کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ کتابچہ نہ صرف دیکھنے میں دیدہ زیب ہے بلکہ مفید اور قیمتی معلومات کا عمدہ مجموعہ ہے۔ ضروری سوالات کو سند اور حوالہ کے ساتھ نوٹ کیا گیا ہے رسالہ کے جملہ سوالات کو عنوان وار جمع کیا گیا ہے۔

اسلام۔ قرآنِ مجید۔ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ تاریخِ اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تاریخِ احمدیت وغیرہ عناوین کے بارہ میں ضروری معلومات مہیا کی گئی ہیں۔

بہرحال کتابچہ معلومات کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے جس کا جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

ضرورت ہے

ایک پرائیویٹ فرم میں درجِ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے۔ امیدوار کو چاہیئے کہ سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواست ناظر صاحب امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔ درخواست میں تفصیل سے اس امر کا ذکر ہونا چاہیئے کہ کیا کیا کام جانتے ہیں اور اس کام کا سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔

(۱) مکینک (۲) الیکٹریشن (۳) خراد کا کام جاننے والے (۴) ویلڈر

درخواست پر امیر / صدر مقامی کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

درخواستِ دعا

(۱) حیدر آباد دکن سے اطلاع ملی ہے کہ میرے بڑے بھائی مکرم حکیم محمد عبد الصمد صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور ٹائیفائیڈ مزمن صورت اختیار کر گیا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں تمام احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) خاکسار بھی دیر سے انتڑیوں اور معدہ کی خرابی سے بیمار چلا آ رہا ہے باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(شیخ محمود احمد سعید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴